قربانی سُنَّتِ انبیا ہے

15-July-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

15 جولائی، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

قربانی سُنَّتِ انبیا ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... قربانی کا حکم ہر اُمَّت کو دیا گیا
- ✿... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اُن کی قوموں کی قربانیاں
- ✿... قربانی میں تقویٰ کے تقاضے
- ✿... جانوروں کو تکلیف مَت دیجئے

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضِر ہونے کی سَعادت نصیب ہو یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، جب تک مسجد میں رہیں گے اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا ساتھ ساتھ اس کا ایک فائدہ یہ بھی نصیب ہو گا کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اگر اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائِز ہو جائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش! کثرت سے | ترے محبوب پر ہر دَم درودِپاک ہم مولیٰ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …ترمذی، ابواب: الوتر، صفحہ: 144، حدیث: 474۔
2 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 99۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سُوار"** میں ایک ایمان افروز حِکایت نقل فرمائی، اس کا مَضْمُون کچھ یوں ہے: حضرت اَحْمَد بن اسحاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا بھائی غریب تھا، اس کے باوُجُود اللہ پاک کی رضا کی نِیّت سے ہر سال بَقرہ عید پر قُربانی کیا کرتا تھا، اُس کے انتقال کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ قِیامت قائم ہو گئی ہے، لوگ اپنی اپنی قَبروں سے نکل آئے ہیں، اچانک میرا مرحوم بھائی ایک **اَبْلَق** (یعنی دو رَنگے چِتکُبرے) گھوڑے پر سُوار نظر آیا، اُس کے ساتھ اَور بھی بہت سارے گھوڑے تھے۔ حضرت اَحْمَد بن اسحاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بھائی سے پوچھا: یَااَخِی! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اے میرے بھائی! اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہنے لگا: اللہ پاک نے مجھے بَخْش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہا: ایک دِن کسی غریب

---

[1] ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

بُڑھیا کو ثواب کی نیّت سے ایک دِرْہم (یعنی چاندی کا سکہ) دیا تھا، وہی کام آگیا۔ پھر میں نے پوچھا: یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ بولا: یہ سب میری بَقَرہ عید کی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سُوار ہوں، یہ میری سب سے پہلی قُربانی ہے۔ میں نے پوچھا: اب کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: جنّت کا۔ یہ کہہ کر میرا بھائی میری نظر سے اَوجَھل ہو گیا۔ (1) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! قُربانی سُنَّتِ ابراہیمی، سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، چونکہ بَقَرہ عید قریب ہی ہے اور بقرہ عید کی سب سے اَہَم اور خصوصی عِبَادت قربانی ہے، اسی مُناسَبَت سے آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قربانی کے تعلق سے قرآنِ کریم کی 3 آیات، ان کی وضاحت اور اِن آیات کی روشنی میں عِلْم و حکمت کے مدنی پھول سننے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں جان، مال، وقت وغیرہ کی قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے اور کاش! روزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے بے حساب جنّت میں داخلہ نصیب ہو جائے۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰن ۔۔۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّان
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ ۔۔۔ یااللہ! مِری جھولی بھر دے
نارِ جہنّم سے تُو بچانا ۔۔۔ خُلد بریں میں مجھ کو بسانا
یارَبّ از پئے شاہِ مدینہ ۔۔۔ یااللہ! مِری جھولی بھر دے

(1) ...ابلق گھوڑے سوار، صفحہ: 1 تا 2۔

بخش دے میری ساری خطائیں	کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رحمت کی بَرکھا	یااللہ! مِری جھولی بھر دے [1]

آمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہلی آیت: قربانی کا حکم ہر اُمَّت کو دیا گیا

پارہ:17، سورۂ حج، آیت:34 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِؕ (پارہ17، سورۃ الحج:34)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا۔

اس آیت کے تحت **تفسیر صِراطُ الْجِنان** میں ہے: آیت کا معنی یہ ہے کہ پہلے جتنی ایماندار اُمتیں گزری ہیں، ان میں ہر اُمَّت کے لئے اللہ پاک نے ایک قُربانی مقرر فرمائی تھی تاکہ وہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ پاک کا نام لیں۔ [2]

اے مسلماں! سُن یہ نکتہ درسِ قرآنی میں ہے	عظمتِ اسلام و مُسلِم صرف قربانی میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے 2 مدنی پھول سیکھنے کو ملے: **(1):** جانور ذبح کرتے وقت اللہ پاک کا نام لینا شرط ہے، **بہارِ شریعت** میں ہے: ذبح کرتے وقت اگر جان

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:121 تا 123 ملتقطاً۔
2 ...صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:34، جلد:6، صفحہ:443۔

بوجھ کر بسم اللہ نہ کہی تو جانور حرام ہو جائے گا اور اگر ذبح کرنے والا بسم اللہ کہنا بھول گیا تو اس صورت میں جانور حلال ہے ❁ اسی طرح اگر 2 شخص مل کر جانور ذبح کریں تو ضروری ہے کہ دونوں ہی بسم اللہ پڑھیں، اگر ایک نے بھی جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی تو جانور حرام ہو جائے گا[1] ❁ بعض لوگ ذبح تو قصاب سے ہی کرواتے ہیں مگر برکت کے لئے چھری پر صرف ہاتھ رکھ لیتے ہیں، ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ بسم اللہ پڑھیں۔

(2): اس آیتِ کریمہ سے دوسرا مدنی پھول یہ سیکھنے کو ملا کہ قُربانی بہت پُرانی عِبادت ہے، دُنیا کی تمام ہِدایت یافتہ قومیں قُربانی کیا کرتی تھیں۔

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور ان کی قوموں کی قُربانیاں

چنانچہ اگر تاریخی اعتبار سے دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام تک ہر اُمّت اپنی شریعت کے مُطابق قُربانی کیا کرتی تھی۔ مثال کے طور پر ❁ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کے شہزادے حضرت ہابیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اور اُن کے بھائی قابیل نے قربانی پیش کی جس کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی ہے[2] ❁ حضرت نُوح عَلَیۡہِ السَّلَام کے متعلق منقول ہے کہ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے باقاعدہ ذبح خانہ بنا رکھا تھا، جہاں اللہ پاک کی بارگاہ میں جانوروں کی قربانی پیش کیا کرتے تھے[3] ❁ اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں پیش کی گئی انوکھی قُربانی تو مشہور و معروف ہے ❁ منقول

1 … بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:316و318، حصہ:15۔
2 … صراط الجنان، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:27، جلد:2، صفحہ:416۔
3 … قربانی کے احکام، صفحہ:34۔

ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دَور میں لوگ جانوروں کی قربانیاں پیش کیا کرتے تھے[1] ❁بنی اسرائیل کے ہاں بھی قربانی کا عام معمول تھا،لوگ اپنے محبوب ترین جانور رضائے اِلٰہی کے لئے قربان کرتے تھے[2] ❁حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں روایت ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ الْمُقَدَّس تعمیر فرمایا، اس وقت بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں شکرانے کے طور پر جانور ذبح کئے۔[3]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباء و اجداد کی قربانیاں

❁اسی طرح عرب میں اور بطورِ خاص ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباء و اَجداد میں قربانی کا مَعْمُول تھا❁سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَب مبارک میں 28 وِیں دادا جان ہیں: حضرت قَیْذار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ آپ نے ایک بار کسی نیک مقصد کے لئے ایک ہی وقت میں اتنی ساری قربانیاں پیش کیں کہ غیب سے آواز آئی: حَسْبُكَ يَاقَيْذَارُ! قَدْقَبِلَ اللّٰهُ قُرْبَانَكَ اے قَیْذار! بَس کیجئے..! بے شک اللہ پاک نے آپ کی قربانیاں قبول فرمالی ہیں۔[4] ❁اسی طرح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تو بارگاہِ اِلٰہی میں ایسی قُربانی پیش کی کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی قُربانی کی یاد تازہ ہو گئی۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داداجان حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو معلوم ہوا کہ

---

1 ... قربانی کے احکام، صفحہ:53۔
2 ... تفسیرِ خازن، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:183، جلد:1، صفحہ:327 تا 328۔
3 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:167، حدیث:4350۔
4 ... حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعَالَمِيْن، قسم:ثانی، باب:اول، صفحہ:163۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی قربانی پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا تو حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے تو حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی اپنے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیروی میں منّت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے 10 بیٹے عطا فرمائے تو میں شکرانے کے طور پر اُن میں سے ایک بیٹے کو رِضائے اِلٰہی کے لئے قُربان کروں گا۔ اِمام جَلالُ الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیشانی مُبارَک میں نورِ مصطفٰے عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روشن تھا، اسی نور مُبارَک کی برکت سے آپ کو اِلہام ہوا تھا (یعنی اللہ پاک کی جانِب سے آپ کے دِل میں یہ بات ڈال دی گئی تھی، جس پر عمل کرتے ہوئے) آپ نے بیٹا قربان کرنے کی مَنّت مانی۔ (1)

بہر حال! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داداجان حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تمنّا پُوری ہوئی، اللہ پاک نے آپ کو 10 بیٹے عطا فرمائے۔ ایک روز حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کعبہ شریف کے قریب آرام فرما تھے، خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے عبد المطلب! اپنی منّت پوری کیجئے...!!

حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیدار ہوئے، تمام بیٹوں کو جمع کیا، انہیں اپنی منّت کے متعلق بتایا، سب بیٹوں نے اَدَب سے عرض کیا: اَبّا جان! اپنی منّت پوری کیجئے، ہم میں سے جسے چاہیں آپ قربان کرسکتے ہیں۔

---

(1)...رسائل امام جلال الدین، مسالکِ حُنفاء، مسلک: ثانی، صفحہ: 38۔

روایت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِدِ محترم حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سب سے پہلے حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اطاعت کی اور خود کو قُربانی کے لئے پیش کیا مگر حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تمام بیٹوں سے فرمایا: تِیروں پر اپنا اپنا نام لکھ کر مجھے دے دو! تمام بیٹوں نے فوراً حکم پر عمل کیا، حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ تمام تیر لئے اور خانہ کعبہ شریف کے خادِم کو دے کر فرمایا: ان میں قرعہ اندازی کرو! خُود حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دُعا میں مَصرُوف ہوئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی! میں نے ایک بیٹا قربان کرنے کی منَّت مانی تھی، تو جسے پسند فرمائے، قرعہ اندازی میں اس کا نام نکال دے۔ (1)

پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِد حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تمام بھائیوں میں چھوٹے بھی تھے اور حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سب سے زیادہ پیارے بھی تھے مگر اللہ پاک کی قُدرت کہ قرعہ اندازی میں حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہی نام نکل آیا۔ اللہ! اللہ...!! حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کے لئے پُرجوش تھے، "محبتِ الٰہی" سے سرشار ہو کر آپ نے ایک ہاتھ میں حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بازو پکڑا، دوسرے ہاتھ میں چُھری اُٹھائی اور منَّت پوری کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اے عاشقانِ رسول! بیٹا اور وہ بھی سب سے لاڈلا ہو، اپنے ہاتھوں سے ذَبح کر دینا دِل کیسے گوارا کر سکتا ہے مگر قُربان جایئے! اس خاندان کی نرالی ہی شان ہے! صدیوں پہلے اسی

---

1 ...شرح زُرقانی علی مواہب، مقصد: اول، ذکر: حفر زم زم، جلد: 1، صفحہ: 176 تا 177 خلاصۃً۔

خاندان کے جدِّ اَمجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرب کے اسی ریگستان میں محبتِ الٰہی سے سرشار ہو کر اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے گلے پر چُھری رکھی تھی اور محبتِ الٰہی کے امتحان میں کامیاب ہو کر دُنیا جہان کو حیرت میں ڈال دیا تھا، آج ان کے شہزادے حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسی حِکایت کو دہرانے کے لئے تیار ہیں، اللہ اللہ...!! نہ ماتھے پر کوئی بَل، نہ آنکھ میں نمی، اگرچہ باپ کا دِل ہے مگر عشقِ الٰہی میں ایسا مضبوط ہے کہ نہ دھڑکن بے رَبط ہوتی ہے، نہ ہاتھ کانپتا ہے، ادھر حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھئے! محبتِ اِلٰہی سے مَعْمُور سینہ، نہ جھجک نہ کوئی خوف، پیشانی میں سلطانِ دوجہاں، والیِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور جگمگا رہا ہے اور محبتِ اِلٰہی سے سرشار ہو کر اپنے دادا حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت نبھانے کے لئے دِل و جان سے تیار ہیں۔

قریب تھا کہ حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے لاڈلے شہزادے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گلے پر چُھری چلا کر مَنَّت پوری کرتے اور زمین وآسمان کو ایک سکتے میں ڈال دیتے مگر سردارانِ قریش بیچ میں آئے اور لجاجت سے، عاجزی کے ساتھ عَرْض گزار ہوئے: اے سَرْدَار! کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: بیٹا قربان کروں گا۔ کہنے لگے: ہم ہر گز ایسا نہیں ہونے دیں گے، آپ اپنے رب سے مَعذرَت کر لیجئے! آج آپ نے بیٹا قربان کر دیا تو سب آپ کی پیروی کریں گے، اور یہی طریقہ رائج ہو جائے گا۔ (1) حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پُرجوش لہجے میں فرمایا:

عَاهَدْتُهُ وَاَنَا مُوْفٍ عَهْدَهُ | وَاللهِ لَا يُحْمَدُ شَيْءٌ حَمْدَهُ

(1)...شرحِ زُرقانی علی مواہب، مقصد: اول، ذکر: حفر زمزم، جلد: 1، صفحہ: 177تا178۔

اللہ کی حمد جیسی کسی کی حمد نہیں، اس کی قسم! میں اپنے ربِّ کریم سے کیا ہو اوعدہ ضرور پورا کروں گا،

اِذَا كَانَ مَوْلَایَ وَكُنْتُ عَبْدَهٗ | نَذَرْتُ نَذْرًا لَا اُحِبُّ رَدَّهٗ

وہ میرا مولیٰ، میں اس کا بندہ اور میں نے اس کے لئے منت مانی ہے تو میں اس کا خِلاف کرنا پسند نہیں کرتا

وَلَا اُحِبُّ اَنْ اُعِيْشَ بَعْدَهٗ (1)

اگر ایسا کروں تو مجھے زِندگی سے کوئی لگاؤ نہیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داداجان حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں مگر سر دارانِ قریش رُکاوٹ بنتے ہیں، بحث طویل ہوئی، آخر یہ طے پایا کہ "خیبر" کے رہنے والے ایک انسان (جو اُس وقت کے رائج عُلوم میں مہارت رکھتا تھا، اس سے) فیصلہ کروا لیا جائے، چنانچہ سب مِل کر خیبر پہنچے، اُس انسان کو ساری بات بتائی، اُس نے پُورا واقعہ سُن کر ایک دِن کی مُہلَت مانگی، پھر اگلے دِن اپنا فیصلہ سُناتے ہوئے کہا: اے اَہْلِ مکہ! تمہارے ہاں دِیَت (خون بہا) کتنی ہے؟ بتایا گیا: 10 اونٹ۔ اُس عِلْم رکھنے والے اِنْسان نے کہا: مکہ لوٹ جاؤ اور عبد اللہ اور 10 اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کرو، اگر عبد اللہ کا نام نکلے تو اُونٹوں کی تعداد بڑھادو، جب تک قرعہ اندازی میں اُونٹوں کا نام نہ نکل آئے، اونٹوں کی تعداد بڑھاتے رہو، جب اُونٹوں کا نام نکلے تو سمجھ لو کہ عبد اللہ کے فدیے میں اتنے اُونٹوں کی قربانی پر تمہارا ربّ راضی ہے۔ سب نے یہ فیصلہ مان لیا، چنانچہ سب مکہ مکرمہ واپس آئے اور قرعہ اندازی شروع ہوئی، پہلے 10، پھر 20، پھر 30 اُونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا، ہر دفعہ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام آیا، کرتے کرتے 100 اُونٹوں پر پہنچے

1 ...اعلامُ النُّبُوَّة، باب: ثامِن عشر، صفحہ: 162۔

تو قرعہ اندازی میں اُونٹوں کا نام نکلا، قریش بولے: بَس! اے عبد المطلب! آپ کا ربّ 100 اُونٹوں پر راضی ہے۔ حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اطمینان نہیں ہوا، وَاللہ (اللہ کی قسم)! میں 3 مرتبہ قرعہ ڈالوں گا۔ چنانچہ 3 مرتبہ قرعہ اندازی ہوئی اور تینوں بار 100 اُونٹوں کا نام نکلا۔ اب حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مطمئن ہوئے اور حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فدیے میں 100 اُونٹ قُربان کر کے اللہ پاک کا شکر بجا لائے۔[1]

اس واقعہ کے بعد حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لقب "ذَبِیْح" (یعنی بارگاہِ الٰہی میں خود کو قربانی کے لئے پیش کرنے والا) مشہور ہو گیا۔ صحابی اِبْنِ صحابی حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کہا: یَاابْنَ الذَّبِیْحَیْن! اے 2 ذبیحوں کے بیٹے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر تبسم فرمایا۔ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا گیا: یہ 2 ذَبِیْح کون ہیں؟ فرمایا: ایک حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسرے والِدِ مصطفےٰ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔[2]

خُدائے پاک کے حامِد ہیں پیارے عبد اللہ
بڑے ہی عابِد و زاہِد ہیں پیارے عبد اللہ

شک ان کے ایماں پہ کرنے سے پہلے یاد رکھو
مرے رسول کے والِد ہیں پیارے عبد اللہ

نبی کے صدقے میں کیا کیا عِنایتیں نہ ہوئیں
ہو چشمِ عدل تو شاہِد ہیں پیارے عبد اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا پہلے جتنی ایماندار اُمّتیں گزری ہیں، اِن سب کے لئے قربانی مقرر تھی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹوں نے بھی قربانی کی، حضرت نوح، حضرت

1 ...شرح زُرقانی علی مواہب، مقصد: اول، ذکر: حفر زمزم، جلد: 1، صفحہ: 177 تا 178 خلاصۃً۔
2 ...مستدرک، کتاب: تواریخ، باب: بیانِ اختلاف، جلد: 3، صفحہ: 424، حدیث: 4090۔

ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت سلیمان عَلَیْہِمُ السَّلَام، بنی اسرائیل، اَہْلِ عَرَب، سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباء و اَجْدَاد یہ سب قربانیاں کیا کرتے، اللہ پاک کا شُکْر ادا کیا کرتے اور قربانی کے ذریعے اللہ پاک کا قُرْب حاصِل کرتے، اللہ پاک کو راضِی کیا کرتے تھے۔

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی قربانی کیا کرتے تھے اور آپ کی اُمَّت میں بھی ہر وہ شخص جو صاحِبِ نصاب ہے یعنی اس کے پاس ساڑھے 7 تولے سونا(Gold)، یا ساڑھے 52 تولے چاندی، یا اس کے برابر رقم ہے، دیگر شرائط پائی جانے کی صُورت میں اس پر قربانی کرنا واجِب ہے اور یاد رہے! قربانی واجِب ہونے کے لئے نِصَاب پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، بلکہ ذوالحج کی 10 تاریخ کو صبح صادِق سے لے کر 12 ذوالحج کا سُورج غروب ہونے تک یعنی ان 3 دِن اور 2 راتوں میں کسی وقت بھی مالِکِ نصاب ہو گیا تو قربانی واجِب ہے۔[1]

قربانی اور اس سے متعلق تفصیلی اَحْکام و مسائل جاننے کے لئے ❁ بہارِ شریعت، جلد:3، حِصَّہ:15 سے قربانی کا بیان پڑھ لیجئے۔ ❁ امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "ابلق گھوڑے سوار" بھی اسی مَوْضُوع پر ہے، اس میں آسان انداز میں قربانی کے بعض احکام و مسائل اور احتیاطیں لکھی گئی ہیں، ❁ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، اس کا نام ہے: ***Qurbani Collection***

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:334، حصہ:15۔

App(قربانی کو لیکشن ایپ) اس ایپلی کیشن میں قربانی کے جانوروں کے متعلق تفصیلی معلومات، قربانی کے متعلق دارالافتاء اہلسنت کے فتوے، قربانی کرنے کا مکمل طریقہ وغیرہ شامل ہے، اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی سُنَّتِ انبیا، سُنّتِ مصطفٰے ہے

پیارے اسلامی بھائیو! قُربانی کرنا بڑے ثواب کا کام ہے، قُربانی کرنا اللہ پاک کی رِضا والا کام ہے، قُربانی کرنا اللہ پاک کے قُرب کا سبب ہے، قُربانی کرنا سنّت ابراہیمی ہے، قُربانی کرنا سُنَّتِ انبیا ہے اور قربانی کرنا سَیِّدِ انبیا، محبوبِ خُدا، اَحمد مجتبیٰ، یعنی ہمارے آقا، مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی پیاری پیاری سُنَّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے سِیاہ پیروں، سیاہ پیٹ اور سیاہ آنکھوں والا مینڈھا حاضِر کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چُھری تیز کرنے کا حکم دیا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چُھری لی، مینڈھے کو لِٹایا، اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اسے ذبح فرمایا، پھر یہ دُعا کی:[1]

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ پاک! مُحَمَّد کی جانِب سے اور اُمَّتِ مُحَمَّد کی جانِب سے یہ قربانی قبول فرما۔ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

---

1 ...مسلم، کتاب: الاضاحی، صفحہ: 782، حدیث: 1967۔

بخاری شریف میں حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، سلطانِ کون و مکاں، رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 2 عدد، سینگوں والے، چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انہیں اپنے مبارک ہاتھ سے ذبح فرمایا اور ذبح کے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! مُعاشَرے میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عام حالات میں خوب بر گر پیزے کھاتے، بِیف، چکن، مٹن وغیرہ کی صُورت میں گوشت پر خوب ہاتھ صاف کرتے اور مزے اُڑاتے ہیں مگر جب قربانی کا موقع آتا ہے تو انہیں جانوروں پر رَحم و کَرم کرنا یاد آجاتا ہے۔

ایسے نادانوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، دیکھئے! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واحِد ہستی ہیں جنہیں رَحۡمَۃٌ لِّلۡعَالَمِین ہونے کا شرف حاصِل ہے، خُود ان کا رَبّ ان کی شان میں فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾ (پارہ 17، سورۃ الانبیاء: 107)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

الحمد للہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا رحمت ہیں ❁ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبیوں کے لئے رَحمت ہیں ❁ تمام رسولوں کے لئے رحمت ہیں ❁ فرشتوں کے لئے رحمت ہیں ❁ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِنّات کے لئے رَحمت ❁ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انسانوں کے لئے رَحمت ❁ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نباتات

1 ... بخاری، کتاب: الاضاحی، باب: التکبیر عند الذبح، صفحہ: 1417، حدیث: 5565۔

(درختوں، پھولوں، پَودوں وغیرہ) کے لئے رحمت ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمادات (یعنی بے جان چیزوں) کے لئے رحمت ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جہان کے لئے رحمت ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگلے جہان کے لئے رحمت ❁اور بے شک بِالْیَقِیْن ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کے لئے بھی ضرور ضرور ضرور رحمت ہیں ❁یہ ہمارے نبی، سراپا رحمت بَن کے آنے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تو ہیں جنہیں جانوروں کی آنکھ میں بھی آنسو برداشت نہیں ہوتا، ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تو ہیں جن کی بارگاہ میں جانور فریاد کیا کرتے تھے، ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تو ہیں جنہوں نے جانوروں کو دِن میں 70 بار چارا کھلانے کا حکم فرمایا، ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تو ہیں جنہوں نے جانوروں پر بوجھ کم لادنے کا حکم دیا اور ❁ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تو دُنیا کی وہ عظیمُ الشَّان، انتہائی رَحمدِل ہستی ہیں جنہوں نے باقاعِدہ جانوروں کے حقوق مقرر فرمائے، جب یہی رَحْمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے جانور ذبح فرمارہے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، جائِز طریقے سے جانور کو ذبح کرنا ہرگز ہرگز ظُلم نہیں ہے، اگر یہ ظُلم ہوتا تو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی ایسا نہ کرتے اور اللہ پاک جو رَحْمٰن بھی ہے، رَحِیْم بھی کبھی بھی ایسا حکم ارشاد نہ فرماتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! قُربانی کے موقع پر بعض نادانوں کو غریبوں کی بھی فِکْر ستانے لگتی ہے، ویسے شادیوں پر چاہے لاکھوں خرچ کریں، عید کی شاپنگ بھلے ہزاروں لاکھوں

میں ہو، بڑے بڑے مہنگے مہنگے ہوٹلوں میں دعوتیں اُڑائیں، بچے کی سالگرہ پر پیسہ بہائیں، تب انہیں غریب یاد نہیں آتے مگر قربانی کا موقع ہو، ربیع الاوّل شریف کی لائیٹنگ اور سجاوٹ ہو تو غریب یاد آجاتے ہیں، ان نادانوں کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ اِسْلام مَن مَانی نہیں سکھاتا، اِسْلام اَنا پرستی، نفسانی خواہشات اور اپنے اَندر کی "میں" کو مار کر صِرْف اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنا سکھاتا ہے، لفظِ اِسْلام کا معنی ہی "سَر تسلیم خم" کرنا ہے اور مُسْلمان بھی اسی کو کہتے ہیں جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سَر تَسْلِیْم خم کرلیتا ہے۔

لہٰذا مسلمان کا کام مَن مَانی کرنا نہیں بلکہ مسلمان کا کام ہے: آنکھیں بَند کر کے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنا۔ اور الحمد للہ! مسلمان یہی کرتے ہیں، ❁ جب اللہ و رسول کا حکم ہوتا ہے: زکوٰۃ ادا کرو! مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کر غریبوں کی مالی مدد کرتے ہیں، ❁ جب حکم ہوتا ہے: صدقۂ فطر ادا کرو! مسلمان صدقۂ فطر ادا کر کے غریبوں کی عید کی خوشیاں دوبالا کرتے ہیں اور ❁ جب حکم ہوتا ہے کہ قربانی کے اَیَّام میں جانور قربان کرنا ہی اللہ پاک کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل ہے تو مسلمان شوق کے ساتھ، ذوق کے ساتھ، خوش دِلی کے ساتھ، اچھا، موٹا تازہ، خوب صُورت، پیارا پیارا، قیمتی جانور خرید کر اللہ پاک کی رضا کے لئے قربان کرتا، اور اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کر کے اُن کی مدد کرتا اور اس بات کا عملی ثبوت دیتا ہے کہ یہ جانور تو کیا، اللہ پاک کا، اور اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ہو تو میں اپنی جان بھی قربان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا بلکہ

یہ اِک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں | تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں[1]

اور یہی چیز یعنی اللہ پاک کا حکم آنکھیں بند کر کے مان لینا، یہ اَصل "سُنَّتِ ابراہیمی" ہے۔ اللہ پاک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں فرماتا ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۳۱) (پارہ1، سورۃ البقرۃ:131)

ترجمہ کنزُالعِرفان: یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

محبت بے اِطاعت ایک دھوکہ ہے محبت کا
محبت کا جو دعویٰ ہے تو کوشش کر اِطاعت میں

اور ڈاکٹر اقبال نے بھی کیا خُوب کہا:

عقل کو تنقید سے فُرصت نہیں | عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کے فضائل پر اَحادیث

پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کرنا اللہ کریم، رحمٰن و رحیم کا حکم ہے، قربانی کرنا رَحمتوں والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے، لہٰذا رضائے اِلٰہی کے لئے، ذوق و شوق کے ساتھ، خوش دِلی سے قربانی کیجئے۔ ❁ اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:152۔

فرمایا: نَحْر (یعنی 10 ذوالحجہ) کے دِن اللہ پاک کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل خون بہانا (یعنی جانور ذبح کرنا) ہے، بے شک قربانی کے جانور روزِ قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئیں گے اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ پاک کے ہاں مقامِ قبول تک پہنچ جاتا ہے، لٰہذا خوش دِلی سے قربانی کرو! (1) ❁ حضرت زَید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے لئے قربانی کے جانور کے ہر بال کے عِوَض ایک نیکی ہے۔ (2) ❁ امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں، مکے مدینے کے سلطان، شاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو خوش دِلی سے، ثواب کے لئے قربانی کرے، اس کی قُربانی اس کے اور جہنّم کے درمیان آڑ بن جائے گی۔ (3) ❁ "سُنَنِ کبریٰ" کی روایت ہے، مالکِ جنّت، قاسِمِ نِعْمَت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ قُربانی وہ ہے جو قیمت میں اعلیٰ اور خوب فربہ (یعنی موٹی تازی) ہو۔ (4) ❁ ایک روایت میں فرمایا: بوڑھے جانور کی بجائے جوان جانور کی قربانی بارگاہِ الٰہی میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ (5)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1) ... ترمذی، کتاب: الاضاحی، باب: فی فضل الاضحیہ، صفحہ: 383، حدیث: 1493۔
(2) ... ابن ماجہ، کتاب: الاضاحی، باب: ثواب الاضحیہ، صفحہ: 510، حدیث: 3127۔
(3) ... معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 213، حدیث: 2670۔
(4) ... مسند امام احمد، جد ابی الاشد، جلد: 6، صفحہ: 375، حدیث: 15893۔
(5) ... سنن کبری بیہقی، کتاب: ضحایا، باب: یستحب ان یضحی، جلد: 9، صفحہ: 507، حدیث: 19092۔

دوسری آیت: اللہ پاک کے ہاں تقویٰ مقبول ہے

پارہ:17، سورۂ حج، آیت:37 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ (پارہ17،سورۃ الحج:37)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیزگاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی ہے۔

"**تفسیر صِراطُ الجِنان**" میں اس آیت کے تحت ہے: زمانۂ جاہلیت میں کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ شریف کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے ہمیں اللہ پاک کا قرب ملے گا۔ پھر جب اسلام کا نور جگمگایا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حج کیا، قربانیاں پیش کیں تو اُن کی تعلیم کے لئے یہ آیتِ کریمہ اُتری اور بتایا گیا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں نہ تو قربانی کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بارگاہِ اِلٰہی میں پہنچتا ہے، ہاں! تمہاری طرف سے تقویٰ، پرہیزگاری اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچتی ہے اور قربانی کرنے والا صِرف اچھی نیت، اِخلاص اور تقویٰ کی شرائط پر عمل کر کے ہی اللہ پاک کو راضی کر سکتا ہے۔[1]

جانتا ہے بارگاہِ حق کے آئین و اُصول؟	دِل کے ٹکڑوں کی یہاں پر نذر ہوتی ہے قبول

اے عاشقانِ رسول! تقویٰ کا واضح اور سادہ مفہوم یہی ہے کہ تقویٰ گُناہوں سے، اللہ پاک کی نافرمانی سے بچنے کا نام ہے اور حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا کہ مُتّقِی کو مُتّقِی اس لئے کہتے

---

1 ... صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:37، جلد:6، صفحہ:447۔

ہیں کہ وہ حرج اور گُناہ والے کاموں میں پڑنے کے خوف سے اُن کاموں کو بھی چھوڑ دیتا ہے، جن میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہوتا۔ (1)

قربانی اور تقویٰ کے تقاضے

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کی گئی آیات سے معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کو قبولیت کے لائق بنانے کے لئے تقویٰ کے تقاضوں پر عمل کرنا ضروری ہے، مثلاً ❁ قربانی دکھلاوے کے لئے نہ کی جائے، اِخلاص کے ساتھ کی جائے ❁ قربانی کرنے میں کوئی دُنیوی فائدہ ملحوظ نہ ہو، صِرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے قربانی کی جائے ❁ جانور دیکھنے، خریدنے میں کوئی غیر شرعی معاملہ نہ ہونے پائے، اس کا خیال رکھا جائے ❁ قَصّاب کے ساتھ مُعَاملہ طَے کرنے میں "اجارے کے شرعی اُصول" پیشِ نظر رکھے جائیں ❁ قَصّاب کی اُجرَت پُوری پُوری بروقت دے دی جائے ❁ قُربانی کا جانور گلی میں باندھ دیا جاتا ہے، جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ایسا نہ کیا جائے ❁ قربانی کے وقت بعض اوقات راستہ بَند کر دیا جاتا ہے، اس سے بھی بندوں کے حقوق پامال ہوسکتے ہیں ❁ عوامی راستے پر قربانی کی جاتی ہے، ایسی صُورت میں حقوق العباد کا خیال رکھا جائے ❁ گلیوں میں خون یُوں ہی بہتا چھوڑ دیا جاتا ہے، جس سے گزرنے والوں کے کپڑے آلودہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، اس سے بچا جائے ❁ اوجھڑی اور جانور کی آنتیں، پیٹ سے نکلنے والی گندگی وغیرہ یُوں ہی گلی میں نہ ڈالی جائے ❁ غرض قربانی کرنے میں طہارت اور پاکیزگی، صَفائی ستھرائی کا پُورا خیال رکھا جائے ❁ اِجتماعی قربانی کی صُورت میں گوشت کی تقسیم شرعی اُصولوں کے عین مطابق کی جائے، کسی کا بھی حق ضائع نہ ہونے دیا جائے ❁ قربانی کی کھال دینے کا اگر کسی سے وعدہ کیا ہے تو

---

1 ...منہاج العابدین، صفحہ:159۔

اسے بار بار چکر نہ لگوائے جائیں ❁ بعض نادان قربانی کی آڑ میں مَعَاذَ اللہ! جماعت چھوڑتے بلکہ بعض تو نمازیں ہی قضا کرڈالتے ہیں، ان کے بہانے ہوتے ہیں کہ * - قصّاب دیر سے آیا تھا * - قربانی کرتے کرتے جماعت گزر گئی * - کپڑوں پر خون لگا تھا، اس لئے نماز ہی قضا ہو گئی وغیرہ، غرض قربانی کا جانور خریدنے سے لے کر، ذبح کرنے اور گوشت تقسیم کرنے تک ہر وہ کام جو گُناہ ہے یا جس کی وجہ سے گُناہ میں جاپڑنے کا اندیشہ ہے، اس کام سے بچنا تقویٰ کا تقاضا ہے اور قربانی میں تقویٰ کے تقاضوں پر عمل کرنا قربانی کو بارگاہِ اِلٰہی میں قبولیت کے لائق بناتا ہے۔

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ کے تقاضوں میں سے ہی ہے کہ قربانی کرنے میں ❁ جذبۂ اِخلاص بھی ہو ❁ جذبۂ اِیثار بھی ہو ❁ اللہ پاک کی رِضا کے لئے تَنْ مَنْ، دَھن لُٹادینے کا عَزْم بھی ہو ❁ جب جانور کے گلے پر چھری رکھی جائے تو بندہ محبتِ اِلٰہی سے سرشار ہو ❁ دِل ہی دِل میں اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کررہا ہو مولیٰ! جانور کی قربانی کا حکم ہوا، میں تیری رِضا کے لئے جانور قربان کرتا ہوں ❁ اِلٰہی! نفسانی خواہشات کو قربان کرکے، تیری رِضا والے کام کرنا بھی تجھے محبوب ہے، مولیٰ! آج سے تیری رِضا کے لئے نَفْسِ اَمَّارہ کو بھی مارتا ہوں، آج کے بعد کبھی نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر تیری نافرمانی نہیں کروں گا ❁ اے میرے پاک پروردگار! آج تیرے حکم سے جانور قربان کررہا ہوں، تیری رِضا

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

کے لئے، تیرے دِین کی خاطِر وقت کی بھی قربانی دیا کروں گا ❁ مولیٰ! جب مؤذِن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پُکارے گا تو نیند کی، اپنی دُکان کی، کاروبار کی، دُنیوی کام کاج کی قربانی دے کر فوراً مسجد میں حاضِر ہو جایا کروں گا ❁ بلکہ اے میرے پیارے اللہ پاک! نفس کی خواہشات، وقت اور مال وغیرہ تو کیا، تیری رِضا کی خاطِر اگر مجھ سے جان کی قربانی بھی مانگی جائے تو ہرگز پیچھے نہیں رہوں گا بلکہ

یہ اِک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں | تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں[1]

اے عاشقانِ رسول! جب قربانی کے جانور کو لِٹا دیا جائے، اس کے گلے پر چھری رکھ دی جائے، اس وقت اُس عظیم قربانی کے تَصَوُّر میں کھو جائیے، جس کی یاد میں جانور قربان کیا جارہا ہے، اللہ! اللہ...! تَصَوُّر تو کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا بیٹا قربان کرنے کا حکم مِلا تھا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بُڑھاپے (Old age) کی عمر کو پہنچ چکے تھے، جب آپ کو اَوْلاد کی نعمت نصیب ہوئی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے، ابھی حضرت اسماعیل علیہ عَلَیْہِ السَّلَام دودھ پینے کی عمر میں تھے کہ حکم ہوا: ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام)! بیٹے کو اور اُن کی والِدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آئیے، مکہ پاک اُس وقت بالکل بے آباد تھا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کی رِضا کے لئے اکلوتے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اور اُن کی والِدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آئے، نہ ماتھے پر بَل، نہ بارگاہِ اِلٰہی میں کوئی عُذر، محبتِ اِلٰہی میں ہنسی خوشی بیٹے اور زوجہ کی جُدائی برداشت کی۔[2] مگر

ابھی عشق کے امتحاں اَور بھی ہیں

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:152۔

2 ...بخاری، کتاب:احادیث الانبیاء، صفحہ:858 تا 860، حدیث:3364 خلاصۃً۔

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال یا 13 سال ہوئی تو خواب میں بیٹے کی قربانی کا حکم مِلا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وحیٔ اِلٰہی ہوتے ہیں، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خواب میں ملنے والے حکمِ اِلٰہی پر عمل کیا، رَسّی لی، چھری اُٹھائی، اپنے ہونہار شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ساتھ لیا، مِنیٰ میں تشریف لائے اور بیٹے کو حُکمِ اِلٰہی سُنایا، ہونہار، فرمانبردار بیٹے نے فرمانبرداری میں سَر جھکایا، اَدَب سے عرض کیا:[1]

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۰۲)

(پارہ23، سورۃ الصّٰٓفّٰت:102)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے، ان شاء اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

والِد بھی نبی، بیٹا بھی نبی، دونوں محبتِ اِلٰہی سے سرشار اور دونوں ہی بارگاہِ اِلٰہی میں انوکھی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے شہزادے کے ہاتھ باندھے، لِٹایا اور چھری گلے پر رکھ دی۔

اللہ! اللہ...!! مِنیٰ کی وادِی میں عجیب منظر ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، فرشتے یہ عجیب اور حیرتناک منظر دیکھ رہے ہیں اور روتے ہوئے پُکار رہے ہیں: اِن کا حق ہے کہ اللہ پاک انہیں اپنا خلیل بنائے۔[2]

اللہ اکبر! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بیٹے کے گلے پر چھری رکھی، زور سے چلائی مگر چھری نے اپنا کام نہ کیا، اب دیکھا جائے تو یہ ایک مَعْقُول عُذر تھا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 ...حاشیہ صاوی علی جلالین، پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت، جلد:3، صفحہ:123 تا 125۔

2 ...تاریخ الخمیس، جلد:1، صفحہ:177۔

بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کر دیتے کہ مالِک! میں نے چھری چلادی، حکم پر عَمَل ہو گیا، اب چھری ہی کاٹنے کو تیار نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں، مگر ایسا نہیں ہوا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عُذر پیش نہیں کیا بلکہ جوشِ مَحبت میں چھری کو پتھر پر تیز کیا، پھر چلائی، نہ چلی، پھر تیز کیا، چلائی، نہ چلی، تیسری بار پھر تیز کیا یہاں تک کہ چھری آگ کے شعلے کی طرح چمکنے لگی، پھر پُوری قُوَّت سے چلائی مگر اللہ پاک کی قُدرت کہ چھری نے گلا نہ کاٹا۔

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اَبّاجان! مجھے پیشانی کے بَل لِٹا دیجئے، کیونکہ آپ میرا چہرہ دیکھتے ہیں تو آپ کو رَحم آتا ہے اور یہی رَحم اللہ پاک کی فرمانبرداری میں رُکاوٹ بَن رہا ہے، اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے شہزادے کو پیشانی کے بَل لِٹایا، پھر چھری چلائی مگر اِس بار بھی چھری نہ چلی اور آواز آئی:

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ (پارہ23، سورۃالصّٰٓفّٰت:104-105)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جنّت سے مینڈھا لئے حاضِر ہوئے اور اللہ پاک کے حکم سے حضرت اِسْماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدْیے میں اُس مینڈھے کو ذَبح کیا گیا۔[1]

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دِل کو | عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے جذبۂ اِخلاص! یہ ہے جذبۂ محبت...!! مگر آہ...

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے | وہ دِل، وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج | یہ سب باقی ہیں، تُو باقی نہیں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے

1...حاشیہ صاوی علی جلالین، پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت، جلد:3، صفحہ:123 تا 125۔

اسی جذبۂ اِخلاص اور جذبۂ محبت کی یاد میں ہم جانور قربان کیا کرتے ہیں، اب اندازہ کیجئے! جو جانور قربان کرکے ایسی محبتِ اِلٰہی اور جذبۂ اِخلاص کی یاد منا رہا ہو کیا وہ رَبِّ کریم سے توجُّہ ہٹا کر رِیاکاری اور دِکھلاوا کرے گا؟ کیا وہ بندوں کے حقوق پامال کرے گا؟ کیا وہ قربانی کو آڑ بنا کر نمازیں قضا کرے گا؟ ہر گز نہیں، اس لئے **اے عاشقانِ رسول!** قربانی تو محبتِ اِلٰہی کی یاد اور اپنی طرف سے محبتِ اِلٰہی کا عملی اِظہار ہے یا یُوں کہہ لیجئے کہ خود قربانی ہی یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح آج قیمتی جانور اللہ پاک کے حکم پر قربان کیا جارہا ہے، اسی طرح اللہ پاک کی رِضا کے لئے تمام گُناہوں سے بچا جائے، تقویٰ اختیار کیا جائے، اللہ پاک کا حکم آجائے تو پھر بَس وقت، مال، خواہشات بلکہ اپنی جان بھی قربان ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (پارہ 8، سورۃ الانعام:162)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ! بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

یہ اِک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری آیت: بُدْنَہ شَعَائِرُ اللہ سے ہے

پارہ: 17، سورۂ حج، آیت: 36 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ (پارہ 17، سورۃ الحج:36)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 152۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ بُدْنَہ شَعَائِرُ الله میں سے ہے اور اس میں ہمارے لئے بھلائی ہے، **"تفسیر صراطُ الْجِنان"** میں ہے: اَحْنَاف کے نزدیک بُدْنَہ سے مراد اُونٹ اور گائے ہے اور آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک نے قربانی کے بڑی جسامَت والے جانوروں کو مسلمانوں کے لئے اپنے دِین کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قربانی کے جانور کی شان و عظمت دیکھئے کہ اِن میں اُونٹ اور گائے کو اللہ پاک نے اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف شَعَائِرُ الله (اللہ پاک کی نشانیاں) فرمایا ہے اور باقی قربانی کے جانور یعنی بکری اور دُنبہ وغیرہ یہ بھی تو دِین کے ایک اَہَم شِعَار یعنی قربانی کے لئے اپنی جان پیش کرتے ہیں۔

شَعَائِرِ دِیْن کی عِزّت و تعظیم کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پارہ17، سورۃ الحج:32)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

یعنی اللہ پاک کی نشانیوں کی تعظیم کرنا دِلوں کے پرہیز گار ہونے کی عَلامت ہے۔

مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی کی گائے، اُونٹ کو سجانا، انہیں گھمانا سب جائز ہے کہ یہ شَعَائِرُ الله کی تعظیم ہے اور شَعَائِرُ الله کی تعظیم اِیْمان کی اَصْل ہے، قربانی کی تعظیم یہ ہے کہ اسے کھلا پِلا کر خوب موٹا تازہ کرے، خوشی سے ذبح کرے، بِلاضرورت اس پر سُوار نہ ہو، اس کا دُودھ نہ پیئے، قربانی کر کے اس کے گوشت کو بطورِ تبرک کھائے۔[2]

---

1 ... صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:36، جلد:6، صفحہ:444۔
2 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:36، صفحہ:404ملتقطاً۔

جانوروں کو تکلیف مت دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! دِیْنِ اسلام کی خُصوصیات سے ہے کہ ہمارے پاکیزہ دِیْن میں جانوروں کے بھی باقاعِدہ حُقُوق مقرر ہیں اور قربانی کا جانور تو پھر قربانی کا جانور ہے، اس کی عِزَّت، اس کی تعظیم، اس کے حقوق کی رِعایَت تو بطورِ خاص ضروری ہے۔

مگر آہ! فِی زَمانہ عِلْمِ دِین سے دُوری ہے، اَفْسوس! لوگ اخلاقی طَور پر پستی کی جانِب بڑھتے جارہے ہیں، بعض جاہِل، نادان اور اَوباش تو بے زبان جانوروں پر ایسے ایسے ظُلْم ڈھاتے ہیں کہ رُوح تک کانپ جاتی ہے اور بعض لوگ عِلْمِ دین سے دُوری کی وجہ سے انجانے میں بھی جانوروں کو تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ قربانی کے اَیَّام میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ منڈی میں جانور لانے اور بیچنے سے لے کر ذبح کرنے تک بے چارے بے زبان جانوروں پر کئی طرح ظُلْم ڈھائے جارہے ہوتے ہیں، مثلاً **(1):** جانور کسی دُور علاقے سے لانا ہو تو دورانِ سَفَر مناسب خوراک نہ دینا **(2):** چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانور دھکیل دینا **(3):** جانور کو گاڑی میں چڑھاتے اور اُتارتے وقت احتیاط سے کام نہ لینا، کبھی جلد بازی میں جانوروں کو گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے جس سے بے چارے جانور کی ٹانگ ٹوٹنے یا موچ آنے کا خطرہ ہوتا ہے، کبھی تو ایسی صُورت میں جانور قربانی کے لائق بھی نہیں رہتا **(4):** منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے جانور کو بھوکا رکھنا، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے اسے چارہ کھلا دینا۔ اللہ کی پناہ..! **(5):** جانور کو بِلا وجہ مارنا، بلاوجہ اس کے قریب شور مچانا، اسے ڈرانا، اس کے قریب خواہ مخواہ بھیڑ لگا کر ہراساں کرنا **(6):** بعض دفعہ جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور

بڑے بلاوجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں جس سے جانور بدکتے اور ڈرتے ہیں (7): ذبح کے وقت قَصَّاب بھی جلد بازی کر جاتے ہیں مثلاً ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتے، ابھی بے چارے میں رُوح ہوتی ہے کہ اُس کی کھال اُدھیڑنے لگتے ہیں یا جلد ٹھنڈا کرنے کے لئے چھری گھونپ کر دِل کی رگیں کاٹتے اور بلاوجہ جانور کو اِضافی تکلیف پہنچاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو نادان جانوروں کو تکلیف پہنچاتے، ان پر ظُلْم ڈھاتے ہیں انہیں ڈر جانا چاہیے کہ امام اِبْنِ حجر مکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو جانور کو ناحق تکلیف دے، بھوکا پیاسا رکھے یا اس کی طاقت سے زیادہ کام لے، روزِ قیامت اس سے ایسا ہی بدلہ لیا جائے گا جیسا اُس نے جانور پر ظُلْم کیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مسجد درس

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں قرآن و سُنَّت کا پیغام عام کرنے میں مصرُوفِ عمل ہے، آپ بھی 12 دینی کاموں میں حصَّہ لیجئے اور دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل کیجئے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مسجد درس۔

چند گھڑیوں کا سودا

کوٹ مومن (ضلع سرگودھا، پنجاب پاکستان) کے ایک قریبی گاؤں للیانی کے رہنے والے

---

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، جلد: 2، صفحہ: 323۔

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں گُنَاہوں میں ڈوبا ہوا تھا اور گُناہ کر کر کے میرا دِل سخت ہو چکا تھا، بد نگاہی اور والدین کی نافرمانی جیسے گُناہ میرے معمول میں شامِل تھے، میری گُنَاہوں بھری زِندگی میں ہدایت کی روشنی یوں آئی کہ ایک دِن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی دعوت پر دَرْس میں شریک ہو گیا، درْس کے الفاظ ایسے پُر تاثیر تھے کہ میرے دِل میں اُتَر گئے، گُناہوں کی گرد چھٹنے لگی، مجھے اپنی سابقہ زندگی پر افسوس ہونے لگا۔ آہ! زندگی کا ایک بڑا حصہ غفلت میں گزر گیا۔ دَرْس کے ذریعے نصیحت کے انمول موتیوں نے میرے مردہ دِل کو زِندہ کر دیا، میں نے اسی وقت توبہ کی اور آیندہ گُنَاہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ الحمدللہ! میرا چند گھڑیوں کے لئے دَرْسِ فیضانِ سُنّت میں شرکت کرنا میری زندگی اور آخرت کی بہتری کا ذریعہ بن گیا۔ اب الحمدللہ! میں عطاری ہوں، پانچ وقت کی نماز باجماعت وہ بھی پہلی صَف میں ادا کرنے کی سَعادت پا رہا ہوں۔ (1)

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
اگر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو

(1) ...چند گھڑیوں کا سودا، ص 11 ملتقطاً۔

سکھانے والے۔ [1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

کھانا کھلانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1):جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائے، اللہ پاک اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔ [2] (2):جو اپنے بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔ [3]

اے عاشقانِ رسول! کھانا کھلانا سنّت مصطفےٰ ہے ❁ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسروں کو کھانا کھلانا پسند فرماتے تھے ❁ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیٔ اکرم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اصحاب صفہ کے لئے کھجوریں مقرر تھیں، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ ان کے پاس بھیجا کرتے۔ [4] ❁ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں صفہ میں تھا کہ تاجدار رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں۔ [5] ❁ **اے عاشقانِ رسول!** یہ چند مثالیں ہیں، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ جسے جو بھی ملتا ہے، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ ہی ملتا ہے، پُوری دُنیا سرکارِ مدینہ، قرار قلب و

---

1 ...جامع بیانِ عِلْم، باب: عِلْم کے فضائل، جلد:1، صفحہ:201، حدیث:220۔
2 ...ابوداؤد، کتاب: زکوۃ، باب: سقی الماء، صفحہ:274، حدیث:1682۔
3 ...مسندابی یعلی، ثابت البنائی عن انس، جلد:3، صفحہ:138، حدیث:3420۔
4 ...معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:388، حدیث:8086۔
5 ...مستدرک، کتاب: الاطعمہ، جلد:5، صفحہ:165، حدیث:7214۔

سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہی صدقہ کھا رہی ہے۔

کھاتے ہیں تیرے در کا، پیتے ہیں تیرے در کا | پانی ہے تیرا پانی، دانہ ہے تیرا دانہ

اللہ پاک ہمیں بھی سنّت مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

(1)...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اوّل، صفحہ: 125۔
2 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
4 ...تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔